ویلنٹائن ڈے : شرم تم کو مگر نہیں آتی

مولانا سید آصف ندوی۔ صدر جمعیت علماء شہر ناندیڑ۔ امام وخطیب مسجد قدسیہ، قدوائی نگر، ناندیڑ

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اپنے زمانہ طالبعلمی تک بھی (جس کو بیس سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں ہوا) کبھی بھی ویلنٹائن ڈے کا نام تک نہیں سنا تھا، اس وقت تک ویلنٹائن ڈے نام کی اس وبا سے عموماً مسلم معاشرہ محفوظ تھا اور نوجوانان ملت اسلامیہ کے دل ودماغ کینسر سے زیادہ مہلک اس وبا کے مسموم جراثیم سے بالکل ہی پاک وصاف تھے، لیکن برا ہو اس مغربی تہذیب کا کہ اس کی دجالی اور مصنوعی چمک دمک نے سب سے زیادہ اگر کسی کی نظروں کو خیرہ کیا ہے تو وہ نونہالان ملت اسلامیہ ہیں۔ اس بظاہر خوشنما اور بباطن زوال پذیر تہذیب نے مسلمانوں کے دلوں سے نہ صرف حمایت وحمیت اسلام کو ختم کرڈالا اور ان کے اندر سے اسلامی تہذیب وثقافت، ایمانی غیرت، اخلاقی اقدار، روحانی بصیرت اور شرم وحیا کا جنازہ نکال دیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس دجالی تہذیب نے مسلمانوں کے دلوں اور ان کی زندگیوں سے اپنے نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس سے کما حقہ محبت اور ان کی مبارک وروشن سنتوں سے وابستگی کو بھی تقریباً ختم کرڈالا۔ قصہ مختصر یہ کہ جس دور میں ہمارے شب وروز بیتے جارہے ہیں وہ دور انسانیت کا بدترین دور انحطاط ہے جس میں اشرف المخلوقات کی ہمہ وقت فتنہ سامانیوں کو دیکھ کر زمین وآسماں حیران وسراسیمہ ہوئے جاتے ہیں، انسانیت اور اسلامی اقدار حالت نزع میں ہیں اور عام طور پر مسلمانوں کی زندگیوں میں ایمان ایک مریضِ جاں بلب کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے مختلف ذرائع ابلاغ اور خصوصاً مغربی میڈیا ویلنٹائن ڈے کے نام سے انسانی معاشرے میں بے ہودگی، آوارگی، ذہنی عیاشی، اخلاقی بے راہ روی اور ناجائز خواہشات کو فروغ دینے میں لگے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں اس دن یعنی ۱۴ فروری کو نوجوانوں کے لئے عالمی یوم محبت اور یوم تجدید محبت کے طور پر منایا جاتا ہے، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو تحائف اور ہدایا پیش کرتے ہیں، سرخ گلاب دئے جاتے ہیں، نئی نئی دوستیاں کی جاتی ہیں، ناآشناؤں سے شناسائی پیدا کی جاتی ہے اور پھر اس کی آڑ میں شہوت پرستی، عیاشی، ہوس رانی، آبرو باختگی اور جنسی جذبات کی تسکین کا وہ غیر اخلاقی وغیر اسلامی اور ناجائز سامان کیا جاتا ہے کہ الامان والحفیظ۔

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا تھا (لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ، وَ ذِرَاعاً بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ". قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلْيَهُودَ وَالنَّصَارى؟ قَالَ: " فَمَنْ ؟" ۔(صحیح بخاری ۷۳۲۰)۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ضرور تم لوگ پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہوگے اور ان کے اتباع میں اتنا غلو ہوجائے گا کہ اگر بالفرض پچھلی امتوں میں کوئی کسی گوہ کے سوراخ میں گھسا ہے تو تم بھی بالضرور اس میں داخل ہوکر رہوں گے۔ یعنی ان کے ایمان سوز، اخلاق سوز، حیا سوز اعمال وحرکات کی نقل کرکے رہوں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ کی مراد یہود ونصاری ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بھلا اور کون ہوسکتا ہے۔ صادق وامین رسالت مآب ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کو سامنے رکھ کر اگر آج ہم اپنے

دیش بھارت کے مسلمانوں اور پوری دنیا میں موجود مسلمانوں کی عمومی معاشرت کا ایماندارانہ جائزہ لیتے ہیں تو فوراً اس حدیث مبارکہ کی تصدیق ہوجاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ مسلمان مغربی تہذیب کے نہ صرف دلدادہ وخوشہ چیں بلکہ "سیلابِ مغربیت" میں پوری طرح غوطہ زن نظر آتے ہیں، اور مغرب کی طرف سے آنے والے ہر جھونکے کو بادِ نسیم تصور کرنے لگ جاتے ہیں اگر چہ وہ بادِ مخالف اور بادِ مسموم ہی کیوں نہ ہو۔ ویلنٹائن ڈے کی شکل میں مغرب کی طرف سے آنے والے محبت کے ان جھونکوں پر ہمارے مسلم نوجوان اور خصوصاً اسکول وکالجس کے طلباء بے تحاشا پروانہ وارفدا ہوتے جارہے ہیں اور انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے مرتکب ہورہے ہیں اور شریعت مطہرہ اور نبوی تعلیمات سے روگردانی کا شکار ہوتے جارہے ہیں اور نادانستگی میں کافروں اور دشمنانِ خدا ورسول کے مذہبی اور مشرکانہ تہوار کا حصہ بنتے جارہے ہیں جب کہ وہ ویلنٹائن ڈے کی حقیقت اور اس کے پس منظر سے پوری طرح واقف بھی نہیں ہیں کہ وہ کس قدر گھناؤنا ہے ۔

ویلنٹائن ڈے کا پس منظر : اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے دورِ حکومت میں ایک عیسائی پادری سینٹ ویلنٹائن رہتا تھا، ویلنٹائن کی کسی بغاوت یا جرم کی پاداش میں کلاڈیس ثانی نے اس کو پابند سلاسل کرکے اسیرِ زنداں کردیا، قید وبند کی اس مدت کے دوران سینٹ ویلنٹائن کی شناسائی داروغہ جیل کی لخت جگر سے ہوگئی اور یہ شناسائی رفتہ رفتہ گہری ہوتی چلی گئی اور شاعر کے الفاظ میں اس کا حال کچھ اس طرح ہوگیا:

دھیرے دھیرے آپ میرے دل کے مہماں ہوگئے
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں ہوگئے

یہ شناسائی اور تعلقات کی یہ گرمی یکطرفہ نہیں تھی بلکہ دونوں ہی طرف آگ برابر لگی ہوئی تھی، لڑکی بھی پادری کے دیدار سے شادکام ہونے کے لئے سرخ گلاب تھامے ہوئے ہر دن قید خانے پہنچ جایا کرتی، ملاقاتوں کا یہ سلسلہ کچھ اس قدر دراز ہوا، اور دیوانگی کچھ اس حد تک بڑھی کہ وصال یار کی خاطر اس لڑکی نے مذہب نصرانیت کو قبول کرلیا اور پھر اس لڑکی کی وجہ سے اس کے خاندان کے تقریباً ۴۶ افراد نے بھی نصرانیت قبول کرلی۔ رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کو جب اس بات کی خبر لگی تو اس نے ویلنٹائن کو تختۂ دار پر لٹکانے کا حکم صادر کردیا، ویلنٹائن کو جب اس شاہی فرمان سے آگاہ کیا گیا اور آخری خواہش دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنے آخری لمحات سے قبل وصال یار چاہتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنی معشوقہ کے نام ایک کارڈ بھیجا جس پر لکھا تھا (آپ کے عاشق زار مخلص ویلنٹائن کی طرف سے)۔ اس کی اس خواہش کی تکمیل کے بعد ۱۴ فروری سال ۲۷۰ عیسوی کو ویلنٹائن کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ اس کے بعد سے یوروپ کے اکثر وبیشتر مقامات پر ہر سال اسی تاریخ کو آوارہ مزاج منچلے نوجوانوں کی طرف سے لڑکیوں کو تحفے تحائف، سرخ گلاب اور مختلف اشاروں اور مقاصد پر مشتمل کارڈز بھیجنے کا رواج چل پڑا۔ شاید ان کے ذہنوں میں یہ بات ہو کہ کارڈ بھیجنے سے ویلنٹائن جس طرح وصال یار سے سرشار ہوا اسی طرح ہم بھی اپنے شہوانی جذبات کی تسکین کا سامان حاصل کرسکیں گے۔

انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں سینٹ ویلنٹائن کے متعلق چندسطری تعارف کے بعد ویلنٹائن ڈے کے متعلق تذکرہ محض ان الفاظ میں ملتا ہے ''سینٹ ویلنٹائن ڈے کو آج کل جس طرح عاشقوں کے تہوار (Lover's Festival) کے طور پر منایا جاتا ہے یا ویلنٹائن کارڈز بھیجنے کی جونئی روایت چل نکلی ہے، اس کا سینٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق یا تو رومیوں کے دیوتا لوپر کالیا کے حوالے سے پندرہ فروری کو منائے جانے والے تہوار بارآ واری یا پرندوں کے ایام اختلاط (Meating Season) سے ہے''۔(بحوالہ کیا ویلنٹائن ڈے منانا ضروری ہے از عطاءاللہ صدیقی)

ویلنٹائن ڈے کو خواہ رومی دیوتا لوپر کالیا کی یاد میں منایا جاتا ہو یا ایک کافر نصرانی شخص سینٹ ویلنٹائن کی یادگار میں منایا جاتا ہو دونوں ہی وجوہات اسلامی نقطہ نظر سے نہ صرف حرام بلکہ عقیدہ اسلام اور عقیدہ ایمان کے منافی عمل ہے۔ اور پھر اس تہوار کو علامتی طور پر عاشقوں کے دن اور محبت کے دن سے متعارف کر کے اس مخصوص دن کی آڑ میں جو شہوت پرستی، ہوس رانی، آبرو باختگی، فحش کاری اور فسق وفجور کا ننگا ناچ ناچا جاتا ہے اور جو طوفانِ بدتمیزی پیدا کیا جاتا ہے کیا اسلام کسی بھی طرح سے اس کو برداشت کر سکتا ہے ۔ بالکل بھی نہیں۔ لہذا ہر مسلم نوجوان کو چاہیئے کہ وہ ایسی تمام غیر اسلامی رسومات سے پرہیز کرے۔ ویلنٹائن ڈے منانا، اس کی مبارکباد دینا، اس کے نام پر ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینا، سرخ گلاب پیش کرنا، ویلنٹائن ڈے کی مناسبت سے منعقد کردہ پارٹیوں میں شریک ہونا کسی بھی طرح جائز نہیں ہے اور سرتاسر کفاروں کی مشابہت ہے۔اور رسالت مآب ﷺ نے فرمادیا ہے (من تشبه بقوم فهو منهم) جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہے۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔آمین۔